تاریخِ خواجہ خواجگان

پروفیسر شمسی طہرانی

Marfat.com

تاریخِ خواجۂ خواجگان

مصنف

پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

Marfat.com

ہماری کتابیں ۔ معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد
اہتمام: سلمان منیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب — تاریخِ خواجہءخواجگان
مصنف — پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی
مطبع — آر۔آر۔ پرنٹرز، لاہور
ڈیزائن — عاطف بٹ
سن اشاعت — 2012ء
قیمت — [redacted] روپے

ناشر
عبداللہ اکیڈمی
الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما کر شکریہ ادا کرنے کا موقع فراہم کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جا سکے۔ شکریہ

Marfat.com

شروع کر دیں مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ بقول عرفی شیرازی......

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں   آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدارا

جب حضرت خواجہ کو ان کی حالت کی خبر ہوئی تو بے چین ہو گئے اور محض اپنے لائق و فائق خلیفہ اور سجادہ نشین کی خاطر اجمیر سے دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس پورے واقعہ کی تفصیل سیر الاولیاء میں موجود ہے۔ سیر الاولیاء کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ جب دہلی پہنچے تو ان کے پیر بھائی شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ ان سے ملنے نہ آئے۔ خواجہ بزرگ ان کی تنبیہ کے لئے بہ نفیس نفیس ان سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ شیخ الاسلام حضرت خواجہؒ سے کسی قسم کے خلوص و تپاک کے بغیر ملے اور کچھ غیریت سی برتی۔ آپ کو ان کی یہ ادا ناگوار گزری۔ آپ نے فرمایا کہ دلی کی شیخ الاسلامی نے شاید تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔ شیخ الاسلام نے جواب دیا کہ نیاز مند تو آپ سے وہی پہلے جیسی عقیدت رکھتا ہے مگر ہاں یہ شکایت ضرور ہے کہ جناب نے اپنے ایسے شخص کو دلی میں رکھا ہے جس کے مقابلے میں مجھے کوئی نہیں پوچھتا اور میری شیخ الاسلامی جو برابر بھی قیمت نہیں رکھتی۔ آپ نے فرمایا، تم گھبراؤ نہیں، میں بابا قطب کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ حضرت خواجہ شیخ الاسلام سے رخصت ہو کر خواجہ قطب کے پاس آئے اور فرمایا بابا بختیار! تم اس قدر جلد اتنے مشہور ہو گئے کہ لوگ تمہاری شکایت کرنے لگے۔" چلو میرے ساتھ اجمیر چلو، میں تم کو مسند پر بٹھا کر تمہاری خدمت کروں گا۔" (علی میاں نے سیر الاولیاء کے اس جملے پر رقّت انگیز اور عقیدت آمیز انداز میں لکھا ہے۔ شیخ (غریب نواز) نے وہ ارشاد فرمایا جو ایک ایسے عالی مرتبت شیخ کو فرمانا چاہئے جو کمالِ اخلاص و ربانیت کو پہنچ چکا ہو۔) سعادت مند مرید نے عرض کیا میری کیا مجال ہے کہ میں حضور کے سامنے مسند پر بیٹھوں۔ بالآخر خواجہ صاحبؒ نے اجمیر کا قصد کیا اور بابا قطب کو اپنے ساتھ لے لیا۔ لیکن شہر سے نکل کر ابھی میل دو میل بھی نہیں چلے تھے کہ ہزاروں آدمیوں کو ایک دریا کی طرح اُمنڈتے ہوئے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ بے چین اور بے تاب لوگوں کے اس ہجوم میں

Marfat.com